فہرست مسئولین وفاق المدارس العربیہ پاکستان

.قاضی محمود الحسن اشرف صاحب۔ مہتمم دار العلوم الاسلامیہ چھتر دومیل مظفر آباد۔ 058810-32538-32538-32502 آزاد کشمیر کے تمام اضلاع

۔حضرت مولانا عبداللہ جان۔ مہتمم مدرسہ مخزن العلوم شاہ کاریز تحصیل روڈ لورالائی۔ گھر 410328 دفتر 0821-3463 ژوب ڈویژن

۔حضرت مولانا قاری عبدالرحمن۔ مہتمم جامعہ عربیہ دار القرآن کرخ ضلع خضدار۔ 0871-412282-413071 قلات ڈویژن ماسواحب

۔حضرت مولانا عطاء اللہ۔ ناظم مدرسہ مفتاح العلوم فیض آباد ضلع پشین۔ (پشین) بی ڈویژن

۔حضرت مولانا مہر اللہ۔ مہتمم جامعہ عربیہ مرکزیہ تجوید القرآن سرکی روڈ کوئٹہ۔ گھر 443204 دفتر 081-448951-کوئٹہ ڈویژن ماسوا (پشین)

6۔حضرت مولانا مفتی احتشام الحق۔ مہتمم جامعہ رشیدہ آسیہ آباد ضلع تربت۔ 0861-412213 مکران ڈویژن

7۔حضرت مولانا مفتی غلام قادر۔ مہتمم جامعہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور۔ 61442-61018 گھر 06904-61442 بہاولپور ڈویژن

8۔حضرت مولانا عبدالمجید۔ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید ضلع مظفر گڑھ۔ 0667-210449-210049 ڈیرہ غازی خان ڈویژن

9۔حضرت مولانا قاضی عبدالرشید۔ مہتمم دار العلوم فاروقیہ قائداعظم کالونی راولپنڈی۔ 051-5576378-5576378 راولپنڈی ڈویژن

10۔حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود۔ مہتمم جامعہ مفتاح العلوم چوک سرگودھا۔ 0451-213297-220758 سرگودھا ڈویژن

11۔حضرت مولانا نذیر احمد۔ مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد۔ 041-717812-727812-727811 فیصل آباد ڈویژن

12۔حضرت مولانا محمد نعیم اللہ۔ مہتمم مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ۔ 0431-238064-210401 ضلع گوجرانوالہ

13۔حضرت مولانا ارشاد اللہ صدیقی۔ مہتمم جامعہ نور الہدیٰ منڈی بہاؤالدین۔ 0456-503042-503042 منڈی بہاؤالدین گجرات

14۔حضرت مولانا محمد فیروز خان۔ مہتمم دار العلوم مدینہ نسبت روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ 04341-2637-2637 ضلع نارووال وسیالکوٹ

15۔حضرت مولانا محمد یوسف خان۔ مدرس جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور 73-7577972-5838864-7577973-042 ضلع لاہور، شیخوپورہ، قصور

16۔حضرت مولانا مفتی غلام محمود۔ مہتمم جامعہ محی الاسلام عثمانی نئی لکڑ منڈی اوکاڑہ۔ 0442-523899 ضلع اوکاڑہ

17۔حضرت مولانا محمد انور۔ مہتمم دار العلوم عیدگاہ کبیروالا ضلع خانیوال۔ 06514-410851-410451 ضلع ساہیوال وخانیوال

18۔حضرت مولانا عبدالمجید۔ شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا لودھراں۔ 06512-32854-32983 ضلع لودھراں ووہاڑی

19۔حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری۔ مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان۔ 061-545524-545783-544440 ضلع ملتان

20۔حضرت مولانا سید نصیب علی شاہ۔ مہتمم المرکز الاسلامی سادات حافظ خیل بنوں۔ 0928-310355-310354-310351-3 ضلع بنوں، کرک وکوہاٹ

21۔حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ۔ ناظم تعلیمات جامعہ معارف الشرعیہ ڈیرہ اسماعیل خان۔ 0961-6161-6666 لکی مروت ڈیرہ اسماعیل خان

22۔حضرت مولانا مفتی غلام الرحمن۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ روڈ پشاور صدر۔ 091-273561-پشاور وملحقہ قبائل لنڈی کوتل

23۔حضرت مولانا انوار الحق۔ نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ۔ 0923-630341-630435 ضلع نوشہرہ۔ ضلع صوابی

24۔حضرت مولانا حسین احمد۔ مہتمم جامعہ اسلامیہ تحفیظ القرآن محمود ٹاؤن ضلع مردان۔ 0931-561399-561200-561299 ضلع مردان۔ ضلع بونیر

25۔حضرت مولانا حاجی محمد نعیم۔ مہتمم مدرسہ دار القرآن ورتھیلہ بالا ضلع سوات۔ 0936-795446-796146 مالاکنڈ ڈویژن ماسوا بونیر

26۔حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ۔ مہتمم جامعہ تعلیم القرآن ترنگڑی ضلع مانسہرہ۔ 0987-350222-350222 ہزارہ ڈویژن

27۔حضرت مولانا عطاء اللہ شہاب۔ مدرس جامعہ اسلامیہ نصرت الاسلام عیدگاہ روڈ گلگت۔ 0572-3607-3279/2451 گلگت۔ اسکردو

28۔حضرت مولانا سیف الرحمن۔ ناظم تعلیمات جامعہ عربیہ مفتاح العلوم سائٹ ایریا حیدرآباد۔ 0221-443390-612609 حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ، میرپورخاص ڈویژن

29۔حضرت مولانا ظہور احمد علوی۔ مہتمم جامعہ محمدیہ F-6-4 چائنا چوک اسلام آباد۔ 2827960-2273998 دفتر 051-2273998 اسلام آباد

30۔قاری فیاض الرحمن۔ مہتمم مرکز دار القراء نمک منڈی پشاور۔ 0431-212145-210650 مسئول بنات سینٹر پشاور

31۔قاری گلزار احمد۔ قاسمی جامعہ قاسمیہ قاسم ٹاؤن گوجرانوالہ۔ 0431-256643-83748 مسئول برائے حفظ گوجرانوالہ

دینی مدارس کے ذرائع آمدنی اور دہشت گردی

ایک حقیقت پسندانہ تجزیہ

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

دینی مدارس کی فضاء نہایت ہم آہنگی کی فضا ہوتی ہے، اس میں خود غرضی کے بجائے ایثار و بے غرضی، رشوت کے بجائے اعانت، قانونی تعلق کے بجائے روحانی تعلق، فکر معدہ کے بجائے فکر معاد اور خدمتِ نفس کے بجائے خدمت دین کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور ایک خاص اسپرٹ کے تحت کام کرنے کی وجہ سے ان کو حالات کی تلخ کامیوں میں حلاوت اور کلفتوں میں راحت کا احساس ہوتا ہے۔ زیر نظر مضمون دینی مدارس کے حقیقی خدوخال کو بیان کرنے کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔ ——— (ادارہ)

اس وقت ملک میں دینی مدارس کے خلاف ماحول تیار کرنے کی پوری کوشش کی جارہی ہے، ایسی تنظیمیں جن پر ہزاروں مسلمانوں کا خون ہے اور جو کھلے عام اپنے کارکنوں کو آتشیں اسلحہ کی تربیت دے رہی ہیں، نیز اخبارات اور الکٹرانک ذرائع ابلاغ میں کھلے عام تلواروں اور ترشولوں سے لیس اور بندوقوں سے نشانہ لیتی ہوئی ان کارکنوں کی تصویریں آرہی ہیں، وہ دینی مدارس کو دہشت گردی کے مراکز قرار دینے میں کوئی حیاء محسوس نہیں کرتے اور حکومت اور اس کے ذمہ دارترین نمائندے نہایت ہی ڈھٹائی کے ساتھ ان الزامات کو دہرا رہے ہیں، حقائق کو جانے اور الزامات کی تحقیق کیے بغیر ایسی باتیں کرنا کم سے کم ذمہ دارانِ حکومت کو زیب نہیں دیتا، لیکن بدقسمتی سے حکومت مدعی اور جج کے دوہرے فرائض ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

مدارس کے بارے میں اس الزام کی حقیقت سمجھنے کے لیے چند پہلوؤں سے غور کرنے کی ضرورت ہے، تعلیمی مواد، ماحول اور واقعات وتجربات —— مدارس کے نصاب میں عام طور پر تین طرح کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ اول خالص اسلامی علوم، اس میں قرآن، حدیث، فقہ، عقیدہ، اسلام کے اُصولِ قانون اور تفسیر وحدیث سے متعلق اُصول وقواعد داخل ہے، دوسرے عربی زبان سے متعلق علوم، اس سے عربی گرامر یعنی نحو وصرف، عربی ادب اور اُصولِ بلاغت مراد ہیں، تیسرے وہ مضامین جو انسان کی عام ضروریاتِ زندگی سے متعلق ہیں، ان میں منطق، فلسفہ، حساب، انگریزی، تاریخ اور مقامی زبان وغیرہ مضامین پڑھائے جاتے ہیں، ان میں سے دوسری اور تیسری قسم کا مواد زبان وادب یا عام عملی زندگی سے متعلق ہے۔

خالص اسلامی علوم سے متعلق جو کچھ پڑھا جاتا ہے اسی سے ذہن وفکر کی تعمیر اور عمل کی تحریک متعلق ہے، پھر اسلامی علوم میں اُصولِ قانون، اُصولِ حدیث اور اُصولِ تفسیر بجائے خود مقصود نہیں، بلکہ ان سے وہ قواعد وضوابط معلوم ہوتے ہیں

جن کی روشنی میں قرآن کی تفسیر اور حدیث کی تشریح کی جاتی ہے، حدیث نقل کرنے والوں کو پرکھا جاتا ہے، قرآن و حدیث سے اعتقادات اور عملی زندگی کے احکام کس طور سے مستنبط کیے جاتے ہیں؟ ان پر بحث کی جاتی ہے، گویا یہ علوم قرآن وحدیث اور فقہ وعقیدہ کے لیے وسائل وذرائع اور کلید کا درجہ رکھتے ہیں، اس لیے ان علوم کا تعلق بھی سماجی زندگی میں انسان کے رویہ اور طریقۂ کار سے نہیں ہے، اب جو چار مضامین باقی رہ گئے، ان میں قرآن وحدیث اصل ہیں اور فقہ وعقیدہ اس کا نتیجہ اور اس سے مستنبط مسائل، عقیدہ سے مراد وہ باتیں ہیں جن کا تعلق انسان کے قلب وضمیر سے ہو اور جس کے ماننے پر کسی شخص کا مسلمان ہونا موقوف ہو، اعضاء وجوارح سے اس کا تعلق نہ ہو، اللہ ایک ہے، اللہ ہی نے کائنات کی اس بستی کو بسایا اور تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے، اس نے انسان کی ہدایت اور رہبری کے لیے ہر عہد، ہر علاقہ اور ہر زبان میں اپنے رسول اور دوست کو کتاب ہدایت دے کر بھیجا ہے۔ انسان نے وقتاً فوقتاً اس میں اپنی طرف سے ملاوٹیں کردی ہیں، اس طرح اس کتابِ ہدایت کا آخری ایڈیشن سرزمین عرب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی شکل میں نازل ہوا، اس لیے قرآن اللہ کی آخری کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں۔

انسان کو دنیا میں نیکی کا حکم دیا گیا ہے، برائی سے روکا گیا ہے، گویا وہ امتحان کی حالت میں ہیں، اس لیے ایک دن یہ دنیا ختم کردی جائے گی اور آخرت کا نظام قائم ہوگا، جس میں تمام انسانوں کو بے کم وکاست اس کی اچھائی اور برائی پر جزاء وسزادی جائے گی۔ توحید، رسالت اور آخرت یہ تینوں باتیں اسلامی عقیدہ کی بنیاد اور اساس ہیں۔ غور کیجیے کہ اس میں کون سی بات انسان کو تشدد پر اُکسانے والی ہے، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ آخرت میں جواب دہی کا احساس ایسی بات ہے جو انسان کو ظلم وزیادتی اور دہشت گردی سے روکتی ہے اور پابندِ قانون شہری بناتی ہے۔

''فقہ'' سے مراد وہ احکام ہیں جو انسان کی عملی زندگی سے متعلق ہوں، ان کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اول عبادات یعنی وہ افعال جو بندہ اور خدا کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قربانی۔ دوسرے پرسنل لاء سے متعلق قوانین، جن کو آج کل ''احوال شخصیہ'' اور فقہاء اسلام کی قدیم اصطلاح میں ''مناکحات'' کہا جاتا ہے، اس عنوان کے تحت وہ حقوق وفرائض آتے ہیں جو قرابت داری کی بناء پر ایک دوسرے سے متعلق ہوتے ہیں۔ نکاح، طلاق و تفریق، مہر، عدت، ثبوتِ نسب، والدین، اولاد اور بیوی کا نفقہ، میراث اور وصیت وغیرہ احوال شخصیہ میں شامل ہیں۔ تیسری قسم ان قوانین کی ہے جو مالی لین دین سے متعلق ہیں جیسے خرید وفروخت، آجر اور مزدور، مالک اور کرایہ دار کے احکام، ہبہ، قرض وغیرہ ان قوانین کو ''معاملات'' کہتے ہیں۔ چوتھے ملک کے انتظامی قوانین ہیں، اس شعبہ میں امیر کا انتخاب، عدلیہ کی تشکیل، جرائم پر سزائیں اور امن وامان قائم رکھنے کی تدبیریں وغیرہ سے متعلق احکام ذکر کیے جاتے ہیں، ان قوانین کا تعلق مسلم حکومتوں سے ہے، عام مسلمانوں سے ان کا تعلق نہیں۔ پانچویں امن وجنگ اور قومی تعلقات سے متعلق قوانین ہیں، اس قانون کی روح بقاء باہم کا اُصول ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، جنگ سے گریز کیا جائے، امن وآشتی قائم رکھی جائے اور صلح کی فضاء بنائی جائے اور ہر صورت میں انسانی جان ومال اور عزت وآبرو کے احترام کو ملحوظ رکھا

جائے۔ قانون کا یہ چوتھا اور پانچواں شعبہ ایسا ہے کہ خود فقہاء نے صراحت کی ہے کہ اس کا تعلق مسلمان حکومتوں سے ہے، نہ کہ عام مسلمانوں سے، عام مسلمانوں کو ہرگز اس بات کا حق نہیں کہ وہ ان قوانین کو اپنے ہاتھ میں لے لیں کہ اس طرح لاقانونیت کا مزاج پیدا ہو جائے گا۔ پھر احکام فقہیہ کی تفصیل بھی اس ترتیب سے ملتی ہے، سب سے زیادہ عبادات، پھر احوال شخصیہ اور معاملات اور ان سے کم انتظام ملکی اور تعلقات بین ملکی سے متعلق قوانین، ان میں کہیں دہشت گردی کے مضمون کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں، دہشت گردی لاقانونیت ہے اور فقہ اسلامی خلوت سے جلوت اور نجی زندگی سے سماجی اور قومی زندگی تک ہر مرحلہ پر مسلمانوں کو پابند قانون شہری اور امن پسند انسان بناتی ہے۔

جیسا کہ عرض کیا گیا فقہ وعقیدہ کا اصل سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ قرآن اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب ہے اور حدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور معمولات ہیں۔ قرآن کی ابتداء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتی ہے، جس کے معنی ہیں، اس اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، گویا قرآن کا آغاز ہی رحمتوں اور مہربانیوں کے ذکر سے ہوتا ہے، جو اُمت مہربان اور رحم دل خدا کی پرستار ہوگی، ضرور ہے کہ وہ خود بھی جذبۂ رحم سے معمور ہو، خدا کی ایسی تصویر کہ اس کے ہاتھوں میں تلوار اور نیزہ ہے، منہ سے آگ کے انگارے نکل رہے ہیں، اس کے بال پھن مارتے ہوئے زہریلے سانپ سے آراستہ ہیں اور وہ خود منہ کھولے ہوئے شیر پر براجمان ہے، خدا کی یہ تصویر صحیح ہے یا غلط؟ اس سے قطع نظر ایسے خدا پر یقین سے انسان میں وحشت پیدا ہوتی ہے اور طاقت کے فلسفہ پر اس کا یقین قائم ہو جاتا ہے، قرآن ایک ایسے خدا کا تصور پیش کرتا ہے جو شفقت و رحمت کے اتھاہ جذبات رکھتا ہو۔ پھر قرآن کی پہلی سورت سورۂ فاتحہ ہے، یہ سات مختصر آیتوں پر مشتمل ہے، جس میں خالق کائنات کی تعریف بھی ہے، جس میں بندہ اور خدا کے تعلق کو ظاہر کیا گیا ہے اور اخیر میں خدا سے دعا مانگی گئی ہے، اس سورت کی پہلی تین آیتوں کا ترجمہ اس طرح ہے:

> ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے، بہت مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، بدلہ کے دن کا مالک ہے۔“

غور کریں کہ پہلی آیت میں خدا کے رب العالمین یعنی تمام عالم کا رب ہونے کا ذکر کیا گیا ہے اور اس طرح انسانی اخوت کا پیغام دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی ربوبیت کے رشتہ سے تمام انسان بھائی بھائی اور گویا ایک ہی کنبہ کے افراد ہیں۔ دوسری آیت میں خدا کے مہربان اور رحم دل ہونے کی بات کہہ کر بتایا گیا ہے کہ رحم دلی اور درگذر ایک قابل تعریف وصف ہے۔ تیسری آیت میں آخرت کی جواب دہی کے احساس کو اُبھارا گیا ہے، جس سے انسان میں قانون کی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور غیر آئینی طریقۂ کار سے بچنے کا خیال، کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر انسان اپنے جرم کو دنیا کی آنکھوں سے چھپالے تب بھی آخرت کی پکڑ سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا۔ یہ تمام نکات وہ ہیں، جو انسان کو دہشت گردی سے بچاتے ہیں، نہ کہ دہشت گردی میں مبتلا کرتے ہیں۔

دہشت گردی کے عام طور پر تین عوامل ہوتے ہیں نسلی، مذہبی اور معاشی، جب کوئی ایک گروہ نسلی اعتبار سے اپنے